فون نمبر ۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم ہفتہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

نمبر ۱۵۶	۱۶ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۔ ۱۳ وفا ۱۳۴۷ ہش ۔ ۱۳ جولائی ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گرمی کے اثر کی وجہ سے کسی قدر ضعف کی تکلیف ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۲ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ربوہ ۱۲ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل ۱۱ وفا (جولائی) کو نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما ہو کر فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء کو پُر معارف خطاب سے نوازا۔ حضور نے کل پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں قرآن مجید کی آیت اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کی تفسیر کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اس نکتہ کو وضاحت سے بیان فرمایا کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ میں

"خدا تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ انسان اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اس کی پرستش اطاعت اور محبت میں لگ جاوے"

حضور نے بتایا دین کے ایک معنی جیسا کہ بعض لغت نویسوں نے لکھے ہیں اطاعت کے بھی ہیں۔ ان معنوں کی رو سے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اصل اطاعت وہ ہے جو اسلام یعنی نیستی اور تذلل کا جامہ پہن کر اطاعت اس طرح کی جائے کہ اپنا کچھ نہ رہے سب کچھ خدا کو سونپ دیا جائے۔ حضور نے تفصیل سے بتایا یہی وہ اطاعت تھی جس کا نمونہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد نے دکھایا۔ اور یہی وہ اطاعت تھی جس کا کامل و اکمل نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے پیش کیا۔ اور یہی وہ اطاعت ہے جس کے ساتھ نجات یعنی سچی اور دائمی خوشحالی وابستہ ہے۔ آخر میں حضور نے نجات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور کا یہ خطاب ۴۰ منٹ تک جاری رہا۔

ربوہ ۱۲ وفا (۹½ بجے صبح) آج صبح دس بجے سے یہاں مطلع ابر آلود ہے اور آندھی چل رہی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم کسی قدر خوشگوار ہو گیا ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال کی قوت اور توفیق معرفت اور یقین سے پیدا ہوتی ہے

جس قدر یہ قوت بڑھتی ہے اسی قدر اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے

(۱) "ایمان کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے ورنہ ایمان بدوں عمل مُردہ ہے اور جب تک عمل نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو اعمال کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مگر اعمال کی قوت اور توفیق معرفت اور یقین سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر یہ قوت بڑھتی ہے اسی قدر اعمالِ صالحہ کی توفیق ملتی ہے اور وہ برکات حاصل ہوتی ہیں جن سے انسان آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو یقین کے ثمرات پیدا نہیں ہوتے۔ جس قدر انسان شک و شبہ میں اور غفلت میں ہے۔ اسی قدر اس کا ایمان کمزور ہے۔ اور اس ایمان کے موافق اس کے اعمال کمزور۔ جس قدر امراض عمل کی کمزوری اور تقوےٰ کی کمزوری سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی اصل جڑ معرفت کی کمی اور کمزوری ہے ورنہ معرفت تو ایک ایسی لذیذ شے ہے کہ یہ جس قدر بڑھتی ہے اسی قدر عمل کی طاقت ملتی ہے۔ ایک کیڑے کی معرفت بھی ہو تو انسان اس سے ڈرتا ہے۔ اسے علم ہو کہ چیونٹی کے کاٹنے سے درد ہوتا ہے تو اس سے بھی ڈرتا ہے اور اس کے ضرر سے بچتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی معرفت ہو تو کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اس سے نہ ڈرے۔ اصل یہی معرفت ہے جس کے بغیر کوئی خوشی اور برکت حاصل نہیں ہو سکتی۔" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۳ء)

(۲) "میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ہماری جماعت تو بڑھ رہی ہے لیکن ابھی پوست ہی بڑھتا ہے۔ اگر مغز بڑھے تو بات ہے۔ بار بار خیال آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا ہی قوت قدسی ہے کہ آپ پر ایمان لا کر صحابہ کرامؓ نے یک دفعہ ہی دنیا کا فیصلہ کر دیا۔ جان سے بڑھ کر کیا شے ہوتی ہے۔ اپنے خون سے دین پر مہریں لگا دیں۔ اب لوگ بیعت کرتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ ساتھ ہی مخفی اغراض دنیا کے بھی لاتے ہیں کہ فلاں کام دُنیا کا ہو جاوے یہ ہو جاوے۔ یہ سچ ہے کہ جو مومن ہو جاتا ہے تو خدا تعالےٰ ہر ایک مشکل اس کی آسان کر دیتا ہے مگر سب سے اول معرفت ضروری ہے۔ پھر خدا تعالےٰ خود اس کی ہر ایک ضرورت کا کفیل ہوگا۔"

(البدر، اگست ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ وفا ۱۳۴۷ ہش

نیکی میں بھی اللہ تعالیٰ کی استعانت لازمی ہے

اسلامی عبادت جس کا نام نماز ہے دراصل دعا ہی ہوتی ہے۔ البتہ اس میں چونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی جاتی ہے اسی لئے ضروری ہے کہ پہلے اس ہستی کی قوتوں کا خیال دل میں جما لیا جائے۔ جس طرح ہم جب کسی حاکم کے سامنے درخواست پیش کرتے ہیں تو پہلے اس کا عہدہ لکھتے ہیں اور اس بات کا اظہار کرتے ہیں جس سے معلوم ہو کہ اس حاکم سے کیوں درخواست کی گئی ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ جس کام کے لئے درخواست کی گئی ہے اس کے سرانجام دینے کے اس کو اختیارات حاصل ہیں۔ چنانچہ اگر ہمارا مطالبہ دیوانی قسم کا ہوگا تو ہم ایسے سب جج کے سامنے اپنا مطالبہ پیش کریں گے۔ جس کو اس کے فیصلہ کا اختیار ہوگا۔ اور اگر ہمارا مطالبہ مستغاث الیہ کو کسی جرم کی سزا دلانا ہو تو ایسے مجسٹریٹ کے سامنے پیش کریں گے۔ جس کو اس جرم کی سزا دینے کے اختیارات حاصل ہوں۔

بعینہٖ اسی طرح جب ہم دعا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی صفات خاصکر متعلقہ صفات بیان کرتے ہیں۔ مثلاً بیماری سے شفا کی دعا ہو۔ تو "ھوالشافی" کہہ کر دعا کریں گے۔ چنانچہ مسلمان طبیب ہمیشہ اپنے نسخوں پر ھوالشافی کا عنوان دیا کرتے ہیں۔ تاکہ دوا کے ساتھ دعا بھی شامل ہو جائے۔

اسلام میں سب سے اعلیٰ دعا سورۃ فاتحہ میں سکھائی گئی ہے۔ اس دعا کی ایسی شان ہے کہ راقم الحروف نے ایک پادری صاحب کی کتاب پڑھی تھی جس میں سورۃ فاتحہ کی بے حد تعریف کی گئی تھی۔ دراصل یہ نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے طریق دعا کے لئے ہمارے لئے تجویز فرمایا ہے۔ اس میں پہلے اللہ تعالیٰ کی وہ صفات بیان کی گئی ہیں۔ جو ہر قسم کی دعا پر حاوی ہو سکتی ہیں۔ ان صفات کے ذکر کے بعد دعا شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اقرار ہے کہ حضرت اللہ تعالیٰ ہی کے حضور ایسی دعا کی جا سکتی ہے۔ اور کہ اللہ تعالیٰ ہی ایسی دعا کرنے میں ہماری مدد کر سکتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے جو رحمٰن ہے۔ رحیم ہے اور انصاف کے دن کا مالک ہے۔

ایسی صفات والی ہستی ہی دراصل اس لائق ہے کہ اس سے دعا کی جائے۔ چنانچہ اسی لئے کہا گیا ہے کہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

یعنی اے اللہ تعالیٰ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیری ہی مدد چاہتے ہیں۔ ان الفاظ سے انسانی غرور کا اس حد تک قلع قمع کر دیا گیا ہے۔ کہ جس کی مثال نہیں۔ کہا گیا ہے کہ عبادت کرنا دعا مانگنا بھی تیری مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جب ہم دعا بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں مانگ سکتے تو دوسرے کام کس طرح اس کی مدد کے بغیر خوش اسلوبی سے اس کی رضا کے مطابق سرانجام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ ہر کام کے شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

ایک دہریہ کہہ سکتا ہے کہ ہم تو اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں چاہتے۔ ہم ا

۴۴ اپنے زور بازو اور اپنی عقلی تدابیر سے کام سرانجام دیتے ہیں۔ مگر وہ اس بات کو بھول گیا ہے۔ کہ زور بازو اور عقل بھی اللہ تعالیٰ ہی کی دی ہوئی ہے۔ آخر دہریہ نے یہ چیزیں کہاں سے پائی ہیں جبکہ اس کا ہر تار نفس اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ تو وہ کس طرح زور بازو اور عقل کو اپنی ملکیت کہہ سکتا ہے ؎

کس عقل پہ نازاں ہیں فلاطون زمانہ
یہ دانہ ہے اس طرح کا اک انبار نہیں

آج اہل سائنس بڑے فخر سے اپنی ترقیوں کو بیان کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں سمجھتے کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو وہ ایک قدم بھی نہ اٹھا سکیں۔ چنانچہ اکثر ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ روس کے سابقہ وزیراعظم خروشیف نے بڑ ہانکی تھی کہ روسیوں نے خلا کا سفر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہیں نظر نہیں آیا۔ آج وہ خروشیف کہاں ہے۔ خلا میں اللہ تعالیٰ کو اگر نہیں دیکھ سکا۔ تو ذرا اپنے عہدہ پر قائم رہ کر ہی دکھا دیتا۔ اور جب اس کو اس سے ہٹایا گیا تھا۔ وہ کیوں ہٹ گیا تھا۔ کیا وہ اپنی خوشی سے ہٹا تھا۔ اگر اس کا اختیار ہوتا تو وہ کبھی نہ ہٹتا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ماتحتوں کو ہی حکم دیا کہ اس کو ہٹا دو چنانچہ وہ چون و چرا بھی نہیں کر سکا۔

الغرض اور کام تو کیا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا بھی اس کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتے چنانچہ جب فرعون نے ڈوبتے ہوئے ایمان کا اظہار کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

آٰلْئٰنَ

یعنی اب کیا فائدہ ہے نافرمانی کی وجہ سے غرقابی کے عذاب سے اب نجات نہیں مل سکتی بلکہ تمہارا جسم عبرت کے لئے قائم رکھا جائے گا۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ مرتے وقت کی توبہ کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر انسان نیکی بھی نہیں کر سکتا ؛؛

قطعہ

بہت ہیں قمقمے بجلی کے روشن
تہی انوار سے سینہ ہے پیارے
نہ سوزِ شب نہ آہِ صبح گاہی
یہ جینا بھی کوئی جینا ہے پیارے

(سعید احمد اعجاز)

ہمیشہ یاد رکھیے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تاریخِ اسلام

۹۵

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط دریائے نیل کے نام

ظلم اور شرک کی بدرسم کے انسداد کا پُرحکمت طریق

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ)

(۱)

اسلامی فتوحات میں ملک مصر کی فتح امتیازی شان کی حامل ہے۔ مجاہدینِ اسلام نے شام کی فتح اور تسخیر کے بعد سرزمینِ مصر میں بھی علمِ اسلام لہرایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس ملک کو فتح کیا اور آپ فاتح مصر کہلائے تاریخِ اسلام میں آپ کی فوجی قیادت اور انتظامی قابلیت کو نمایاں حیثیت حاصل ہے حتیٰ کہ دشمن بھی آپ کی قابلیت کا معترف ہے۔ ہر ملک کی الگ الگ رسوم ہوتی ہیں۔ بعض رسوم کی بنیاد بعض وہم اور شرک پر ہوتی ہے جو نسلاً بعد نسلٍ چلتی رہتی ہیں اور معاشرہ کو کئی پہلوؤں کے لحاظ سے کمزور کر دیتی ہیں۔ مصر میں دریائے نیل کو معاشیات اور اقتصادیات میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ دریائے نیل کا پانی خوشگوار اور شیریں ہے۔ اسکی مٹی کو ایسی خصوصیت حاصل ہے جو زراعت میں بطور کھاد کے کام دیتی ہے اور مصری اس کو طِیّمی کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور یہ رنگ میں کوئلہ کی مانند سیاہ ہوتی ہے۔

عہدِ قدیم میں دریائے نیل کو بعض روایات کی بناء پر اہلِ مصر دیوتا سمجھتے تھے اور معمول کے مطابق ہر سال ماہِ جون سے پہلے ایک خوبصورت دوشیزہ کا انتخاب کر کے اور اس کو باقاعدہ دلہن بنا کر اور قیمتی ریشمی پارچات اور زیورات سے مزین کر کے جلوس کی صورت میں لیجا کر اس دوشیزہ کو دریائے نیل کی نذر کر دیا جاتا تھا۔ اس نذر سے ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ دریائے نیل کا پانی چڑھ جائے اور طغیانی آ جائے جس کے نتیجہ میں ملکی زراعت میں اضافہ ہو اور خوشحالی عام ہو۔

(۲)

جب اسلامی افواج نے ملکِ مصر کو فتح کیا اور اسلامی اخلاق و عادات کی عام اشاعت ہونے لگی تو اہل مصر کو اسلامی گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس بدرسم سے روک دیا۔ اہلِ مصر کو اس عادت سے روکا جانا بہت ہی شاق گزرا مگر یہ نذر ایک طرف شرک کا پہلو لئے ہوئے تھی اور دوسری طرف ایک جان پر ظلم اور اس کو زندہ درگور کرنے کے مترادف تھا۔ اسلام اس طریق کو شرک اور ظلم سمجھتا تھا جس سے روکنا بہت ضروری تھا۔

اسلامی گورنر کے حکم کی عام منادی کر دی گئی اس حکم کی بناء پر اکابرین مصر کا ایک وفد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہؤا اور اس نے آپ کو قائل کرنا چاہا کہ دوشیزہ کو عروس نو بنا کر دریائے نیل کی نذر کرنے کی وجہ سے ہی دریا میں طغیانی آتی ہے اور ملک وافر پانی سے سیراب ہوتا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسلامی احکام کی روشنی میں اس وفد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

یہ بہت بری رسم ہے انسانی جان کا قتل ہے خون ریزی ہے اور پھر شرک ہے اس لئے تم کو ہمیشہ کے لئے یہ عادت ترک کر دینی چاہیئے۔

مگر اکابرین مصر کے نمائندہ نے کہا کہ دوشیزہ کو دریائے نیل کی نذر کرنے کا وقت بالکل قریب آ گیا ہے اگر اس رسم کو حسبِ سابق پورا نہ کیا گیا تو ملک میں عام قحط سالی ہو جائے گی اور سارا ملک ناقابل برداشت مصیبت میں مبتلا ہو جائیگا۔

(۳)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس صورتِ حال کے پیشِ نظر اس وفد سے فرمایا کہ مَیں اس رسم کی من و عن کیفیت خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں آپ حضرت امیرالمومنین کے حکم اور ارشاد کا انتظار کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

اس تجویز پر لبیک کہا گیا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے دستور کے مطابق تیز رو اونٹنی پر سوار مدینے کی طرف روانہ کر دیا (تاریخِ اسلام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے ڈاک جلد پہنچانے کے لئے یہ انتظام کر رکھا تھا کہ تیز رو اونٹنیوں یا گھوڑوں کو جن کو عربی میں اَلصَّافِنَاتُ الْجِیَادُ کہا جاتا ہے پر سوار مدینہ روانہ کر دئے جاتے اور اس سوار کی منزل تقریباً ۲۵ میل ہؤا کرتی تھی۔ اور ہر منزل پر تازہ دم اونٹ اور گھوڑے موجود رہتے تھے جس سے ڈاک منزلِ مقصود پر جلد پہنچ جاتی بعد میں دوسرے گورنروں نے بھی یہ طریقہ اختیار کیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے خط کے جواب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہایت پُرحکمت طریق اختیار فرمایا۔ آپ نے دو مکتوب روانہ فرمائے۔ ایک خط تو گورنر کے نام تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اب زمانۂ جاہلیت گزر گیا ہے اب نورِ اسلام نے ہمیں صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کی ہے کسی دوشیزہ کو دریائے نیل کی بھینٹ دینا ایک قاتلانہ رسم ہے اب اس کی بہرحال اجازت نہیں دی جاسکتی۔ پس اہل مصر کو اس ظالمانہ فعل سے باز رکھا جائے۔ دوسرا خط ایک دعائیہ عبارت تھی جو حضرت عمر نے دریائے نیل کو مخاطب کر کے تحریر فرمائی تھی اور اس کے متعلق ہدایت یہ تھی کہ اسے دریائے نیل کی متلاطم امواج میں اس جگہ ڈال دیا جائے جہاں دوشیزہ کو بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔ دریائے نیل کے نام خط مندرجہ ذیل تھا:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی نِیْلِ مِصْرَ اَمَّا بَعْدُ، فَاِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ مِنْ قِبَلِکَ فَلَا تَجْرِیْ. وَ اِنْ کَانَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ھُوَ الَّذِیْ یُجْرِیْکَ فَنَسْأَلُ الْوَاحِدَ الْقَھَّارَ اَنْ یُّجْرِیَکَ۔

من جانب خدا کے بندے امیرالمومنین عمر بن الخطاب بنام نیل مصر

اے دریائے نیل! اگر تُو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو اب نہ بہنا اور اگر تیرا بہانے والا وہ یکتا اور غالب ہے تو ہم اسی سے التجا کرتے ہیں کہ وہ تجھے بہا دے اور جاری فرمائے۔

بحوالہ (تحفۃ الناظرین صـ۲۷)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مکتوب بالا کو دریائے نیل میں ڈال دیا اور اہلِ مصر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ دریائے نیل میں پہلے سے زیادہ طغیانی آئی اور غیر معمولی غلّہ کی پیداوار ہوئی۔ اس معجزہ سے اور بدرسم کے انسداد سے ہزاروں مصری یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کے مطابق آغوشِ اسلام میں داخل ہوئے اور ملک اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا۔

درخواستِ دعا

میری خوشدامن صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد خان صاحب مرحوم (گل خان) کے دونوں گردوں میں پتھری ہے چند دنوں سے گردوں میں بہت درد ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(تنویر شاہ ڈسپنسر دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ——— میدانِ عمل میں

کارگزاری شعبہ خدمتِ خلق ——— نصف اوّل سال رواں

(محترم منور شمیم صاحب خالد ایم-اے۔ مہتمم خدمتِ خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مجلس خدام الاحمدیہ اپنے ہمہ گیر انسانی دینی اور روحانی مقاصد کے حصول کے لئے نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی سرگرمِ عمل ہے۔ اس فعال تنظیم کے ارکان — احمدی نوجوان۔ ہر قسم کے اختلافات و امتیازات کو بالائے طاق رکھ کر بنی نوع انسان کی ترقی و خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ ویسے بھی ایک دینی جماعت جو دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرکے انہیں خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں میں قدم مارنے کو اپنا منتہائے مقصود قرار دیتی ہو۔ اس کے ہر چھوٹے بڑے فرد کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے حسن و احسان کے دائرہ کو وسیع تر کرے اور کسی کو بھی اپنے لطف و احسان سے باہر نہ رکھے۔۔۔
احمدی نوجوانوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جو قوتیں اور اہلیتیں عطا ہوتی ہیں وہ درحقیقت پوری قوم بلکہ تمام بنی نوع انسان کی امانت ہیں۔ ان خداداد صلاحیتوں کو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ راہوں میں استعمال کرنا چاہیئے اور یہی ان کا صحیح مصرف ہوتا ہے۔ احمدی نوجوان بالعموم اپنی خداداد قوتوں کو غلط راستوں پر نہیں ضائع کرتے۔ دوسرے نوجوان تو سینما بینی، سگریٹ نوشی، آوارگی، گندہ ذہنی، گالی گلوچ، مارکٹائی کو اپنی زندگی کا لازم جزو سمجھتے ہیں جبکہ اکثر احمدی نوجوان ان سراسر مضرت رساں امور کا تصوّر بھی اپنے ذہن میں نہیں لاتے۔ لاریب! آج کے مسموم معاشرہ میں یہ حقیقت معجزہ سے کم نہیں کہ اکثر احمدی نوجوان نہ صرف ان فضولیات سے بچے ہوئے ہیں بلکہ وہ اپنی جسمانی ذہنی، علمی، دینی و روحانی قوتوں اور صلاحیتوں کو تعمیری مقاصد اور خدا تعالیٰ کی پسندیدہ راہوں میں صرف کرکے اپنے مولا کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بابرکت ارشاد پر عمل پیرا نظر آتے ہیں کہ:۔

"حقوق العباد کو پورے طور پر ادا کرنے اور بجا لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف قوتوں کا مالک بنا کر بھیجا تھا اور اس سے منشاء یہی تھا کہ اپنے محل پر ہم ان قوتوں سے کام لے کر نوعِ انسان کو فائدہ پہنچائیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۱۹-۲۰)

دور و نزدیک کے چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں نیز دیہاتی علاقوں میں مصروفِ عمل — مجالس ہائے خدام الاحمدیہ — کی ماہانہ رپورٹیں خدام کے بے لوث جذبہ خدمتِ بنی نوع انسان کا ثبوت ہیں جو انتہائی اختصار کے ساتھ گزشتہ چھ ماہ کی کارگزاری بسلسلہ شعبہ خدمتِ خلق پیشِ خدمت ہے:۔

دورانِ عرصہ احمدی نوجوانوں نے غرباء و مساکین میں ۴۲۴۰/۵۰ روپے بطور امداد تقسیم کئے۔ ضرورتمندوں کو بطور قرض ۵۶۳۰۰/- روپے دئے گئے۔ ۷۱۰ حاجت مندوں کو کھانا کھلایا گیا۔ ۳۹۱۰ بیمار افراد کی عیادت انفرادی و اجتماعی شکل میں کی گئی۔ ۲۰۱۲ بیمار افراد کو مفت طبی امداد مہیا کی گئی۔ ۵۱۰ افراد کو مفت انجکشن لگائے گئے۔ تقریباً ۲۰۰ افراد کے لئے روزگار حاصل کرنے کی کوشش کی گئی جن میں سے ۶۵ افراد کے لئے روزگار حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی۔
۸۷۰ غرباء کو اچھی حالت میں مستعمل ملبوسات مہیا کئے گئے۔ نیز ۱۴۸ اَن سلے زنانہ و مردانہ جوڑے (قمیص شلوار کی صورت میں) تقسیم کئے گئے۔
خدام نے ۱۳۵ خطوط یا درخواستیں لکھ کر یا ٹائپ کر کے ضرورتمندوں کو مہیا کی گئیں۔ ۵۶۰ مسافروں کو گاڑیوں اور بسوں میں جگہ دلائی گئی ۳۱۰ افراد کی اپنی منزلِ مقصود تک پہنچانے میں راہنمائی کی گئی۔
۴۷۰ خدام نے راستوں سے تکلیف دہ رکاوٹوں کو دور کرکے راستے صاف کئے۔ موسم سرما میں شعبہ خدمتِ خلق مرکزیہ کے زیر تحت گرم کپڑوں (کوٹ) ۶ درآمدہ شدہ گانٹھیں (تین صد کوٹ) خرید کر ضرورتمندوں کو برائے نام قیمت پر مہیا کی گئیں نیز گرم جرسیاں نئی تیار کروا کے کم قیمت پر تقسیم کی گئیں۔

یہ وہ امور ہیں جن کے بارہ میں واضح حقائق اعداد و شمار کی صورت میں اکٹھے کرکے معین شکل میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ خدمتِ خلق کے سلسلہ میں بعض سرگرمیاں اور کارروائیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں اپنی مخصوص نوعیت کی بناء پر کسی خاص کیٹیگری میں نہیں رکھا جا سکتا لیکن وہ اپنے نتائج کے لحاظ سے دوررس اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔ مثلاً کسی مجلس کے خدام مل کر اجتماعی طور پر وقارِ عمل یا کسی دوسری نوعیت کی سرگرمی سے اپنے علاقہ محلہ یا شہر کے لوگوں کی ظاہری زندگی پر خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔ ایسی مثبت سرگرمیاں یقیناً لوگوں کے خیالات و رجحانات میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں اور رائے عامہ کو ہموار کرتی ہیں۔ اکثر مجالس خدام الاحمدیہ کوشش کرتی ہیں کہ مہینہ میں کم از کم ایک ایسا اجتماعیت کا حامل پروگرام ترتیب دیکر خدمتِ خلق کے مقاصد کو وسیع بنیادوں پر استوار کریں۔ اس سلسلہ میں کارگزاری کی جو رپورٹیں مرکز میں موصول ہوئی ہیں وہ بہت خوشکن بلکہ ایمان افروز ہیں۔ اور بعض اوقات قومی پریس میں بھی ان کا ذکر آجاتا ہے۔۔۔۔
لیکن یاد رہے کہ مومن کا ہر قدم آگے کی جانب اٹھتا ہے۔ اس سلسلہ میں ابھی ہم نے بہت کچھ کرنا ہے بہت وسیع میدان ابھی ہمارے سامنے ہے۔ چاہیئے کہ تمام احمدی نوجوان ایک دوسرے سے بڑھ کر مجالس کی گوناگوں سرگرمیوں میں حصہ لیں اور بنی نوع انسان کی طرف سے عائد ہونے والے فرائض اور ذمہ داریوں کو بہترین رنگ میں ادا کرکے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سرخرو ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

خدام کو حضور علیہ السلام کا یہ بابرکت شعر ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

منور شمیم خالد
مہتمم خدمتِ خلق
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ قاضی محمد شریف صاحب لدھیانوی مرحوم مورخہ ۴ر جولائی ۱۹۶۸ء کو اچانک دل کے شدید حملہ کے باعث اس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کو سدھار گئیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نہایت پرہیزگار خاتون تھیں۔ احباب جماعت والدہ صاحبہ کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قاضی طاہر احمد
مکان نمبر ۶۸۰ گلی نمبر ۲۷ بزاز محلہ۔ لاہور چھاؤنی

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

(۱)

محترم میاں اللہ دتا صاحب رضی

محترم میاں اللہ دتا صاحب مرحوم فوج میں ملازم تھے ان کی . . . . عادت تھی کہ جب کبھی وہ چھٹی پر قادیان آتے اپنی خدمات ناظر ضیافت حضرت علامہ سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیتے اور پھر نظارت ضیافت کے ماتحت مہمانوں کی خدمت کرتے اور ساری چھٹیاں اس ڈیوٹی میں صرف کر دیتے خاکسار جب قادیان میں گیا تو ان دنوں مہمان خانے کا بیشتر عملہ صحابہ حضرت مسیح موعود پر مشتمل تھا۔ حضرت چوہدری بدر الدین صاحب حضرت چوہدری نور احمد خاں صاحب حضرت بابا غلام قادر صاحب روالد مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم) حضرت میاں فضل کریم صاحب پٹھان۔ حضرت میاں نور الدین صاحب ضلع سیالکوٹ اور خود حضرت میر صاحب۔ میاں اللہ دتا صاحب مرحوم جب چھٹی پر آتے تو یوں ان بزرگوں میں گھل مل جاتے جیسے وہ بھی لنگرخانہ کے ملازم ہی ہیں حالانکہ اس زمانے میں وہ بطور آنریری طور پر یہ خدمت کرتے تھے

حضرت میر صاحب ان سے بہت خوش تھے جونہی وہ چھٹی پر آتے ان کے سپرد مہمانوں کی خدمت فرما دیتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ چھٹی پر آئے تو مہمانخانہ میں ہی اپنا ٹرنک کھولا اور چادر میں لپیٹی ہوئی ایک رسل نکالی اور بڑی مسرت سے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر میں مسالہ پیسنے کے لئے لایا ہوں۔

آخر آپ ملازمت سے ریٹائر ہو گئے حضرت میر صاحب نے انہیں خادم لنگرخانہ لگا دیا اور پھر لمبا عرصہ تک یہ خدمت بجا لاتے رہے۔ اس دوران کچھ مالی مشکلات پیش آ گئیں۔ چونکہ تنخواہ بہت تھوڑی تھی۔ اسلئے باہر جانے کا ارادہ کر لیا مگر انہی دنوں ڈاکخانہ (جو پہلے مسجد اقصیٰ کے پاس ہوتا تھا) نئی عمارت میں ریتی چھلہ کے پاس منتقل ہو گیا۔ چونکہ یہ جگہ آبادی سے کچھ الگ تھی اسلئے محکمہ نے رات کو ایک پہریدار منظور کر لیا۔ آپ فوجی پنشنر تھے۔ اس لئے یہ کام آپ کو مل گیا۔ بڑے قد آور اور تنومند تھے۔ کچھ عرصہ بعد آپ ریلوے میں چوکیدار ہو کر بنول آ گئے۔ ان دنوں برادرم ملک محمد رفیق صاحب بھی فوج میں تھے اور وہ بنوں ہی میں تھے

آپ باقاعدہ صبح کے وقت نماز کے لئے ان کے کوارٹر پر پہنچ جایا کرتے تھے اس وقت یہاں اپنی مسجد نہ تھی عید کی نماز بھی بھائی صاحب کے زیر انتظام ریلوے شیڈ میں پڑھی جاتی رہیں۔ بڑے عبادت گزار اور بڑے دعا گو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ان کی روح پر اور ان کے پسماندگان کا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محمد اسمٰعیل ذبیح مولوی فاضل
سکرٹری جماعت احمدیہ بنول

(۲)

میرے چچا چوہدری نور احمد خاں صاحب مرحوم

میرے چچا چوہدری نور احمد خاں صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے مورخہ ۸ جنوری ۱۹۶۸ء کو ۹ بجے شب طویل بیماری کے بعد بمقام ربوہ بعمر تقریباً اسی سال وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم سٹروعہ ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے تھے۔ پھر آپ نے قادیان محلہ دار الفضل میں سکونت اختیار کر لی۔ ہجرت کے بعد چاہ دولت موضع نیل کوٹ ضلع ملتان میں سکونت پذیر ہو گئے۔ آپ نے ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۵ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زلزلہ کی وجہ سے اپنے باغ میں مقیم تھے۔ میں اور میرے خاندان میں سے میرا چچا زاد بھائی اخلاص خاں مرحوم ہم دونوں حضور کے پہرا پر مقرر تھے۔ جوانی کا عالم تھا ہم دونوں اپنے پہرا کی ڈیوٹی خوب دیتے۔ تقریباً ۳ ماہ کے بعد ہم واپس سٹروعہ آ گئے۔ اور واپس آ کر اپنے چچا زاد بڑے بھائی کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام کرنا شروع کر دیا۔ ہمارے علاقہ میں زمین کا بندوبست ہو رہا تھا میں بندوبست میں بطور پٹواری کام کرنے لگ گیا۔ پٹوار سے دل برداشتہ ہو گیا تو قادیان شریف چلا گیا اور دفتر بہشتی مقبرہ میں بطور کلرک ملازم ہو گیا۔ قادیان شریف میں ہی محلہ دار الفضل میں اراضی خرید کر اپنا مکان بنا کر وہاں ہی سکونت اختیار کی۔ پھر میرا تبادلہ لنگرخانہ میں ہو گیا۔ جن دنوں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ افسر لنگرخانہ تھے۔ میں ان کے ماتحت لنگرخانہ میں بطور منشی کام کرتا تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ میں سے خصوصاً مہمان نوازی اور علمی قابلیت کا کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح اول حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیگر بزرگان سے بے حد محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔

پھر آپ کی تقرری بطور خزانچی دفتر محاسب میں ہو گئی۔ آپ نے اپنے فرائض منصبی کو ہمیشہ نہایت خوبی سے سرانجام دیا۔ اس کے بعد آپ کی پنشن ہو گئی۔ مصلح موعود کے جو جلسے لدھیانہ اور ہوشیارپور میں ہوئے۔ ان کے انتظامات میں حصہ لیا آپ بڑے خوش طبع رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے والے نیک انسان تھے۔ آپ کی زبان میں بہت حلاوت تھی۔ آخیر عمر میں فالج کے حملہ سے زیادہ ہو گئی تقریباً سات سال بیمار رہے۔ بیماری کے ایام میں ہمیشہ یہی فکر رہتا کہ اگر موضع نیل کوٹ میں فوت ہو گیا تو پسماندگان کو میری نعش ربوہ بہشتی مقبرہ میں پہنچانے کی تکلیف ہو گی اس لئے ربوہ میں ہی سکونت پذیر رہے بالآخر یہیں وفات پائی۔

آپ کی یادگار ایک بیوہ سات لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔ سب سے بڑا لڑکا چوہدری محمد احمد خاں قادیان میں بطور درویش مقیم ہے باقی لڑکے برسر روزگار ہیں۔ لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ آپ قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عبد اللطیف خاں پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ
موضع نیل کوٹ مقیم چاہ عباگو والا
تحصیل و ضلع ملتان)

(۳)

میری اہلیہ مرحومہ

میری اہلیہ محترمہ حمیدہ ضیاء اختر صاحبہ میاں عبد الکریم صاحب بٹ کی سب سے چھوٹی لڑکی تھیں ان کے دادا میاں عمر دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ ۱۹۲۳ء کو چک ۳۱۲ ج۔ب کھکھو والی ضلع لائلپور میں پیدا ہوئی تھیں ابتدائی تعلیم کھکھو والی ضلع لائلپور میں حاصل کی۔ قرآن پاک کے علاوہ دینی اور تربیتی کتابوں کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ قرآن پاک کی تلاوت بہت صحیح اور خوش الحانی سے روزانہ کیا کرتی تھیں۔ بچپن کے زمانہ سے ہی باقاعدہ لجنہ کے اجلاسوں میں حصہ لیتی رہیں اور اپنی ہمجولیوں کو بھی اس کی تاکید کرتیں۔ ۱۳ اگست ۱۹۵۵ء کو جب میری شادی مرحومہ کے ساتھ ہوئی۔ تو اس وقت مجھے بطور معلم وقف جدید کام کرتے ہوئے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے تھے۔ مرحومہ نے آتے ہی دینی کاموں میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ اور لجنہ کی صدر منتخب ہو گئیں۔ آٹھ سال سے متواتر لجنہ کی صدر رہی ہیں۔ بہت سی غیر از جماعت لڑکیاں اور احمدی لڑکیوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ اور یہاں لجنہ کی تنظیم کو مضبوط کیا۔ پندرہ روزہ باقاعدہ عورتوں کا اجلاس ہوتا تھا۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر ضرور جاتیں۔ باوجود ایک اجنبی خاندان سے آنے کے میرے تمام عزیز و اقارب کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کئے۔ نہایت دیندار تقویٰ شعار اور بہت دعائیں کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے ہر جگہ اپنی محبت اور اخلاص کا گہرا اثر چھوڑا۔ پابند صوم و صلوٰۃ تہجد گذار باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی مہمان نواز غریبوں کی ہمدرد اور دعا گو خاتون تھیں۔ خاوند پر نثار و فدا ہونے والی بیوی تھیں۔ بعمر ۴۵ سال ۲۰ اپریل ۱۹۶۸ء کو بوقت سات بجے صبح ایک طویل علالت کے بعد راہی ملک بقا ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ۳ سال سے گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار تھیں اس دوران میں آپ پر سخت سے سخت تکلیف کے دور بھی آئے۔ مگر راضی برضا رہیں کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لایا سخت بیماری کے دنوں میں بھی اپنے مولیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ دعاؤں میں مشغول رہتیں۔ اور ہمیشہ دعا کیا کرتیں کہ اے مولیٰ کریم مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلا۔ تلاوت قرآن کریم اور ادائیگی نماز میں ہی راحت و تسکین پاتیں۔ چندوں کی ہر تحریک پر حسب توفیق حصہ لیتی رہیں کفایت شعاری اور مہمان نوازی کا طبیعت میں امتزاج پایا جاتا تھا۔ مہمان آتے تو خوشی کی انتہا نہ ہوتی۔ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۸ء کو مرحومہ کی نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لے جائی گئی اور مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۶۸ء ۱۰ بجے دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور دعا کی اس کے بعد مرحومہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میری اہلیہ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسکے درجات بہت بلند کرے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہماری سب پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین۔

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری تا ۱۳۴۸/۴/۳۰ عطا فرمائی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہو گا۔

نمبر شمار	نام جماعت	نام صدر معہ وصیت نمبر	نائب صدر معہ وصیت نمبر
۱	چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ	چوہدری رفیق محمد صاحب ۷۲۷۳	x
۲	رسول نگر علی پور چٹھہ گوجرانوالہ	ڈاکٹر غلام رسول صاحب ۱۴۴۰۷	x
۳	شاہدرہ ضلع لاہور	حاجی غلام محمد صاحب ۲۸۳۳	سائرہ بیگم صاحبہ ۹۶۲۴
۴	سکھر	قریشی عبد الرحمان صاحب ۶۹۳۸	x
۵	چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ	کیپٹن ڈاکٹر غلام محمد صاحب ۳۱۵۸	x
۶	رسالپور چھاؤنی	نذیر احمد صاحب جاوید ۵۹۷۵	x
۷	گھوینکی ضلع شیخوپورہ	مستری اللہ رکھا صاحب ۱۱۴۲۳	x
۸	کرتو "	" اللہ دتہ صاحب ۷۸۱۱	بشیر بیگم صاحبہ ۱۱۷۵۹
۹	چک ۲۷۶ ر.ب گوکھووال ضلع لائلپور	چوہدری محمد اسماعیل ۳۶۱۰	x
۱۰	بدوملہی ضلع سیالکوٹ	صوفی محمد دین صاحب ۱۴۲۶۰	x
۱۱	بھکر ضلع میانوالی	چوہدری محمد اسحاق صاحب ۱۶۹۱۳	x
۱۲	موہلنکی ضلع گوجرانوالہ	" سردار خان صاحب ۱۶۶۲۵	x
۱۳	لائلپور	افتخار علی صاحب قریشی ۲۹۶۸	x
۱۴	آنبہ کرموورہ ضلع شیخوپورہ	مولوی عبد الرحمان صاحب ۱۴۲۳۶	x
۱۵	مہندی پور کھوکھووالی ضلع سیالکوٹ	مستری ہاشم دین ۱۰۷۲۹	فاطمہ بی بی صاحبہ ۷۷
۱۶	شادیوال ضلع گجرات	مولوی محمد شفیع صاحب ۱۰۶۶۶	x
۱۷	ننکانہ صاحب " شیخوپورہ	ماسٹر رشید احمد قمر " ۱۸۳۵۰	x
۱۸	محلہ دار الصدر غربی ب ربوہ	قاضی عبد السلام بھٹی " ۲۳۶۷	x
۱۹	چک ۱۳۷ / ۱۲-L ضلع ساہیوال	چوہدری رحمت علی " ۶۱۹۹	آمنہ بیگم صاحبہ ۶۵۵۵
۲۰	" ۹۶ / ۱۲-L "	" فتح محمد صاحب ۹۷۹	بھاگ بھری ۹۹۳۵
۲۱	ایبٹ آباد	میاں محمد حنیف ۹۷۲۶	x
۲۲	دار الرحمت غربی ربوہ	مسعود احمد خان صاحب x	x
۲۳	گوٹھ عبد الحمید ضلع نوابشاہ	چوہدری بوٹے خان صاحب ۱۴۰۶۰	x
۲۴	رحمن آباد "	حاجی عبد الرحمان " ۱۳۷۴	x
۲۵	چک ۸۹ ج.ب منڈی بیرمان	مولوی محمد صادق " ۱۳۷۰۳	x
۲۶	سیالکوٹ شہر	x	امۃ الحکیم ۸۳۷۲
۲۷	سمن آباد لاہور	خلیفہ عبد المنان ۱۷۴۳۸	x
۲۸	دار البرکات وسطی ربوہ	رفیق احمد صاحب ثاقب ۱۴۶۳۰	x
۲۹	لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور	مستری رحمت اللہ x	x
۳۰	دار الرحمت غربی ب	x	نذیر بیگم صاحبہ ۱۴۰۷

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۸ء بروز سوموار بچہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نو مولود کا نام کلیم اللہ رکھا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نیز بچے کی والدہ کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

حبیب اللہ ٹانک کارکن دفتر جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ

حیدرآباد کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حیدرآباد (سندھ) کے احمدیہ ہال میں ۷ جولائی بروز اتوار ۵ بجے شام سے ۸ بجے شام تک جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب امیر مقامی نے ادا فرمائے۔ جلسہ کا اعلان مقامی انگریزی۔ اردو اور سندھی روزناموں میں شائع کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر بھی نصب کیا گیا۔ جس کی وجہ سے ہال کے باہر کے لوگوں نے بھی تقاریر کو سنا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جو مکرم ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب نے فرمائی۔ مکرم مبشر احمد صاحب گوندل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا۔ خاکسار (سیکرٹری اصلاح و ارشاد) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان پر اقتباس پڑھ کر سنایا۔ مکرم ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم بابو محمود احمد صاحب نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بت پرستی کے خلاف جہاد کر کے توحید کو قائم کیا اور اس میں آپ کو بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا کے تمام انبیاء میں سے صرف ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی یہ امتیازی مقام حاصل ہے کہ آپ کی سوانح زندگی کا ریکارڈ پوری تفصیل کے ساتھ تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ اسلئے حقیقتاً بنی نوع انسان کے جملہ افراد کے لئے مختلف اور متنوع حالات میں آپ ہی کامل نمونہ ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع اور اعلیٰ اخلاق پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

بالآخر صاحب صدر نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اور یہ مبارک تقریب برخاست ہوئی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان برائے توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

بعض جماعتوں کے بعض عہدہ داران نئے انتخابات عمل میں آنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ وہ "اب اس عہدہ کے فرائض سرانجام دینا نئے منتخب شدہ عہدہ دار کا کام ہے" اور اس طرح وہ عملاً اس عہدہ کے فرائض کی سرانجام دہی میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس سے مقامی جماعت کے کام میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

لہذا جملہ جماعتوں کے عہدہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قاعدہ نمبر ۳۰۱ کے مطابق جب تک جدید عہدہ داران کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے اس وقت تک سابق عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے۔

امید ہے۔ کہ عہدہ داران۔ مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی اور پوری دلچسپی کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر اعلیٰ)

ایک قابل توجہ امر

جامعہ احمدیہ کی آخری کلاس کے طلبہ کو شاہد پاس کرنے کے بعد ایک تحقیقی مقالہ پیش کرنا ہوتا ہے۔

خاکسار اس سلسلہ میں حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل کی سوانح مرتب کر رہا ہے۔ جن احباب کو حضرت قاضی صاحب موصوف کے حالات کے بارہ میں علم ہو۔ خاکسار کو مطلع فرما کر ممنون فرما دیں۔

احمد حسین متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

نمایاں کامیابی:۔ عزیزم انوار احمد ابن مرزا ارشاد احمد صاحب فاروقی آف پشاور نے امسال پشاور بورڈ سے دسویں کے امتحان میں ۷۲۰ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بچے کی آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (امینہ بیگم۔ والدہ انوار احمد پشاور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بیت المقدس کو ہر قیمت پر آزاد کرایا جائے

قاہرہ ۱۱۔ اردن کے شاہ حسین نے اعلان کیا ہے کہ عرب بیت المقدس پر اپنے حق سے ہرگز دستبردار نہیں ہوں گے اور قبلہ اول کی آزادی کے لئے فوجی کارروائی سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات مصری ٹیلی ویژن پر ایک انٹرویو کے دوران کہی

شاہ حسین نے کہا کہ ہم فیصلہ کر چکے ہیں کہ اپنی مقدس سرزمین کا ایک انچ ٹکڑا بھی دشمن کے غاصبانہ قبضہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ انہوں نے کہا اسرائیل کو اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ مشرق وسطیٰ میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنا حق حاصل نہیں کر لیتے۔ انہوں نے عرب سربراہوں پر زور دیا کہ وہ اپنی قوت مجتمع کریں اور مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیل کو نکالنے کے لئے کسی قسم کے دباؤ اور دھمکیوں میں نہیں آنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی رائے عامہ بتدریج عربوں کے حق میں ہموار ہو رہی ہے۔ مغربی یورپ میں بھی اب عربوں کے لئے ہمدردیاں بڑھ گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب امریکہ بھی آہستہ آہستہ معقولیت اختیار کر رہا ہے۔

مسئلہ فلسطین کا واحد حل

قاہرہ ۱۱ جولائی۔ فلسطین کی قومی اسمبلی کا اجلاس کل قاہرہ میں شروع ہو گیا اجلاس میں تحریک آزادی فلسطین کے سیاسی مالی اور فوجی معاملات پر غور کیا جائے گا اور حریت پسندوں کی سرگرمیوں کو مؤثر بنانے کی تجاویز پیش کی جائیں گی۔ اجلاس کی صدارت تنظیم آزادی فلسطین کے رہنما محمود الحجفی کریں گے۔

فلسطین کی قومی اسمبلی کے ایک سو رکن ہیں۔ اور ان میں حریت پسندوں کی جماعت الفتح اور دوسری آزادی پسند تنظیموں کے نمائندے شامل ہیں۔ اسمبلی میں الفتح کو سب سے زیادہ نمائندگی حاصل ہے اور اس کے ۳۸ نمائندے اسمبلی کے رکن ہیں۔ تنظیم آزادی فلسطین کے ایک ترجمان نے مسئلہ فلسطین کا کوئی سیاسی حل تلاش کرنے کی تجویز کی مخالفت کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم فلسطینی اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لئے مسلح جدوجہد جاری رکھیں گے انہوں نے کہا اسرائیل کے مکمل خاتمہ کے سوا ہمیں اس مسئلہ کا کوئی حل قبول نہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ قومی اسمبلی کے اجلاس کا مقصد عرب چھاپہ ماروں کی مختلف تنظیموں کے کام میں رابطہ پیدا اور ان کی سرگرمیوں کو تیز کرنا ہے۔

پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے کا فیصلہ

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے کل یہاں بتایا کہ روس پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے اور اس نے بھارت کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا ہے مسز گاندھی نے یہ بات کل نئی دہلی واپس پہنچنے کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتائی۔ مسز اندرا گاندھی نے کہا کہ روس نے پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے کا فیصلہ ہماری خواہشات کے خلاف کیا ہے مسز گاندھی نے مزید بتایا کہ پاکستان نے روس سے مختلف قسم کے جدید ہتھیار حاصل کرنے کی درخواست کی تھی لیکن خوش قسمتی سے روس نے صرف چھوٹے ہتھیار دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

بھارت کے سیاسی حلقوں میں بوکھلاہٹ

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ بھارت نے یہ پراپیگنڈا شروع کر دیا ہے کہ روس پاکستان کو بھاری مقدار میں اسلحہ فراہم کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ پاک فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد یحییٰ کی قیادت میں پاکستان کا جو فوجی وفد حال ہی میں روس گیا تھا۔ اس کی روسی رہنماؤں سے بات چیت کامیاب رہی ہے بھارت نے پاکستان پر یہ خود ساختہ الزام بھی لگانا شروع کر دیا ہے کہ پاکستان روسی اسلحہ کی مدد سے بھارت کے خلاف پھر جارحانہ کارروائیاں شروع کر دے گا۔ آل انڈیا ریڈیو نے کل رات مشرقی افریقہ اور یورپ کے لئے اپنی غیر ملکی نشریات میں جنرل یحییٰ خان کے دورے کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔

سیلاب کی صورت حال اور نازک ہو گئی

ڈھاکہ ۱۱ جولائی۔ مشرقی پاکستان میں سیلاب کی مجموعی صورت حال اور خراب ہو گئی ہے اور بارشوں کے باعث دریاؤں کی سطح میں مزید اضافہ کے نتیجہ میں کئی اور علاقے زیر آب آ گئے ہیں۔ متعدد مقامات پر کھڑی فصلوں کو زیر آب آنے سے شدید نقصان پہنچا ہے محکمہ موسمیات کی پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ چاٹگام اور کھلنا کے علاقوں کو بارش کی وجہ سے پہلے ہی کافی نقصان پہنچ چکا ہے۔ فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ لاتعداد جھونپڑیاں پانی میں بہہ گئی ہیں۔

بار بار بجلی فیل ہونے کے اسباب کی تحقیقات

کراچی ۱۱ جولائی۔ منصوبہ بندی کمیشن نے تجویز پیش کی ہے کہ مغربی پاکستان میں بار بار بجلی فیل ہونے کے اسباب کی تحقیقات کے لئے ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی قائم کی جائے۔

42

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ
کے متعلق
سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس وقت سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تا کہ بوقت ضرورت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہوا اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضرورت لائبریرین

ٹی آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں (وابستہ بورڈ ملتان) کی لائبریری کے لئے ایک کوالیفائڈ لائبریرین کی ضرورت ہے۔ ماہوار تنخواہ -/۱۵۰ روپیہ ہو گی خواہشمند اپنی مصدقہ نقول کے ہمراہ پرنسپل کے نام درخواست بھجوا دیں۔ دیگر کوائف معلوم کرنے کے لئے بھی پرنسپل کے نام خط و کتابت کی جائے۔

(پرنسپل ٹی آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں۔ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

ولادت

میری لڑکی عزیزہ مبارکہ احمد، بیگم عزیزم نعیم احمد حال مقیم لیڈز (انگلینڈ) کے ہاں ۶-۷-۶۸ بمطابق ۱۳۴۷ ہش کی درمیانی شب لیڈز میں لڑکا تولد ہوا ہے۔ پہلا لڑکا انگلینڈ میں گزشتہ سال پیدا ہوا تھا جو چند منٹ ہی زندہ رہا اس لئے احباب جماعت سے خصوصیت سے درخواست ہے کہ نومولود کی لمبی اور صحت والی عمر نیز خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ عزیزہ مبارکہ کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے جو بلڈ پریشر کی وجہ سے شدید کمزوری محسوس کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچہ اور زچہ کو صحت و تندرستی عطا فرما دے

(ملک سعادت احمد ابن ملک مولا بخش صاحب کارڈ ریڈیو پشاور چھاؤنی)

اسلام کے اقتصادی نظام کو دیگر نظاموں پر ایک گونہ فوقیت حاصل ہے

اسلام نے پہلی بار امراء سے ایک نظام کے تحت روپیہ لے کر اسے غرباء کی ضروریات پر خرچ کرنیکا اصول سکھایا

(۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر اقتصادی نظاموں پر اسلام کے اقتصادی نظام کی فوقیت واضح کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"پھر ایک جنگ کے موقع پر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس (مواخات کے) طریق کو استعمال فرمایا۔ گو اس کی شکل بدل دی۔ ایک جنگ کے موقعہ پر آپ کو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں کے پاس کھانے کو کوئی چیز نہیں رہی۔ یا اگر ہے تو بہت ہی کم اور بعض کے پاس کافی چیزیں ہیں تو یہ صورت حالات دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس کے پاس جو کوئی چیز ہے وہ لے آئے اور ایک جگہ جمع کر دی جائے چنانچہ سب چیزیں لائی گئیں۔ اور آپ نے راشن مقرر کر دیا۔ گویا یہاں بھی یہی طریق آگیا کہ سب کو کھانا ملنا چاہیئے جب تک ممکن تھا سب لوگ الگ الگ کھاتے رہے مگر جب یہ امر ناممکن ہو گیا اور خطرہ پیدا ہو گیا کہ بعض لوگ بھوکے رہنے لگ جائیں گے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تمہیں علیحدہ کھانے کی اجازت نہیں اب سب کو ایک جگہ سے برابر کھانا ملے گا صحابہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اِس حکم پر ہم نے اس سختی سے عمل کیا کہ اگر ہمارے پاس ایک کھجور بھی ہوتی تو ہم اس کا کھانا سخت بددیانتی سمجھتے تھے اور اس وقت تک چین نہیں لیتے تھے جب تک کہ اس کو سٹور میں داخل نہیں کر دیتے تھے۔ یہ دوسرا نمونہ تھا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دولت بھی آئی اور خزانوں کے منہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تھا کہ اس بارہ میں تفصیلی نظام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہو تا لوگ یہ نہ کہہ دیں کہ یہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی کوئی اور شخص اسے جاری نہیں کر سکتا چنانچہ ادھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ہاتھ سے نمونہ قائم کر دیا اور اُدھر مدینہ پہنچتے ہی انصار نے اپنی دولتیں مہاجرین کے سامنے پیش کر دیں مہاجرین نے کہا ہم یہ زمینیں مفت میں لینے کے لئے تیار نہیں۔ ہم ان زمینوں پر بطور مزارع کام کریں گے۔ اور تمہارا حصہ تمہیں دیں گے لیکن یہ مہاجرین کی طرف سے اپنی ایک خواہش کا اظہار تھا۔ انصار نے اپنی جائیدادوں کے دینے میں کوئی پس و پیش نہیں کیا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے گورنمنٹ راشن دے تو کوئی شخص نہ لے۔ اس سے گورنمنٹ زیر الزام نہیں آئے گی۔ یہی کہا جائے گا کہ گورنمنٹ نے تو راشن مقرر کر دیا تھا۔ اب دوسرے شخص کی مرضی تھی کہ وہ چاہے لیتا یا نہ لیتا۔ اسی طرح انصار نے سب کچھ دے دیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ مہاجرین نے نہ لیا۔ غرض عملی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کام اپنی زندگی میں ہی شروع فرما دیا تھا یہاں تک کہ جب بحرین کا بادشاہ مسلمان ہوا تو آپ نے اسے ہدایت فرمائی کہ تمہارے ملک میں جن لوگوں کے پاس گزارہ کے لئے کوئی زمین نہیں ہے تم اُن میں سے ہر شخص کو چار درہم لباس اور گزارہ کے لئے دو تاکہ وہ بھوکے اور ننگے نہ رہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد دہم حصہ ۲ ص ۲۴، ۲۵)

درخواست دعا

خاکسار کے والد بزرگوار محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ملتان کو مورخہ ۱۲ ماہ احسان کو بجلی کا شدید جھٹکا لگا جس کی وجہ سے دائیں ٹانگ پر بیرونی طرف ٹخنہ کے اوپر بڑا گہرا زخم آیا ہے علاج معالجہ جاری ہے طبیعت رو بصحت ہے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضور علیہ السلام کے صحابہ اور دیگر بزرگان سلسلہ سے دعا کی نہایت دردمندانہ درخواست ہے کہ شافی مطلق محترم والد صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرما کر کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین اللہم آمین (محمد فضل الرحیم سلطان)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو ۸ ماہ وفا ۱۳۴۷ ہش مطابق ۸ جولائی ۱۹۶۸ء صاحبزادی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہے۔

ادارۂ الفضل ولادتِ باسعادت کی اس تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نیز خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین اللھم آمین۔

وزیر خارجہ ارشد حسین ایک ہفتہ کے دورہ پر چین جائیں گے

چینی وزیر خارجہ مسٹر چن ژی عنقریب پاکستان آئیں گے

اسلام آباد ۱۲ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر خارجہ میاں ارشد حسین ۳ اگست کو ایک ہفتے کے سرکاری دورہ پر چین جائیں گے۔ وہ چینی وزیر خارجہ مسٹر چن ژی سے باہمی تعلقات اور بین الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیال کریں گے وزیر خارجہ بننے کے بعد میاں ارشد حسین پہلی مرتبہ چین کے دورے پر جا رہے ہیں وہ ۱۰ اگست کو واپس پاکستان آجائیں گے۔ چین کے دورہ کی دعوت انہیں ایک ہفتہ قبل موصول ہوئی تھی۔

وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل اسلام آباد میں بتایا کہ وزیر خارجہ کا دورہ پاکستان اور چین کے درمیان مفاہمت بڑھانے کے لئے اعلیٰ سطحی رابطوں کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے نومبر ۱۹۶۶ء میں چینی وزیر خارجہ مسٹر چن ژی کو پاکستان کے سرکاری دورہ کی دعوت دی تھی اب اس دعوت کی تجدید کی گئی ہے انہوں نے توقع ظاہر کی کہ چینی وزیر خارجہ جتنی جلد ممکن ہوا پاکستان کے دورہ پر آئیں گے۔

وزیر خارجہ اپنے دورے کے دوران پیکنگ کے علاوہ کچھ دوسرے اہم شہروں میں بھی جائیں گے۔ ان کے ساتھ ڈائریکٹر جنرل وزارت خارجہ مسٹر تنویر حسین اور دفتر خارجہ کے ایک اور ڈائریکٹر بھی چین جا رہے ہیں۔

میاں ارشد حسین نے ۲۹ جون کو قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ چین سے دوستی پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول ہے۔ اس سے بھی ایک دن پیشتر انہوں نے ایوان میں کہا تھا کہ چین سے ہمارے تعلقات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور یہ تعلقات باہمی اعتماد صاف گوئی، اور خلوص پر مبنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان چین کا ممنون ہے کہ اس نے ہمیں بیرونی حملہ کے خلاف مدد کا یقین دلایا ہے اس کے علاوہ چین نے اہل کشمیر کے حق میں ہمارے جائز مؤقف کی حمایت کی ہے۔

شمس الضحیٰ اور عبدالغفور خان روس جائیں گے

اسلام آباد ۱۲ جولائی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مرکزی وزیر زراعت مسٹر شمس الضحیٰ ۱۸ جولائی کو روس اور چار دیگر ممالک کے ۲۶ روزہ دورہ پر جا رہے ہیں وہ روس میں ۲۸ جولائی تک رہیں گے۔ پھر بلغاریہ اور یوگوسلاویہ، اطالیہ، سعودی عرب کا دورہ کرتے ہوئے ۱۴ اگست کو وطن واپس آجائیں گے۔ مرکزی وزیر تجارت عبدالغفور خان بھی ۲۲ جولائی سے روس کے سات روزہ دورہ پر روس جا رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴